REGD. NO. L. 5254

194

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور۔ پاکستان

یوم: چہارشنبہ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۳ | ۲ امان ۱۳۲۸ھش | یکم جمادی الاول ۱۳۶۸ھ | ۲ مارچ ۱۹۴۹ء | نمبر ۵۰

اخبار احمدیہ

لاہور یکم ماہِ امان سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

مختصر خبریں

کراچی یکم مارچ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر ایچ۔ ایس سہروردی پاکستان کی مجلس دستور ساز کے ممبر نہیں ہیں

—— کراچی حکومت پاکستان نے مسٹر سیتارام کا تقرر منظور کر لیا ہے وُہ پاکستان میں ہندوستان کے ہائی کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔

—— کراچی یکم مارچ حکومت پاکستان نے آج تنخواہ کمشن کی سفارشات کو نشر کر دیا۔

پاکستان اقتصادی طور پر بہت مضبوط مقام پر پہنچ چکا ہے

وزیر خزانہ کی پریس کانفرنس

کراچی یکم مارچ۔ پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمدؐ نے آج ایک پریس کانفرنس میں پاکستان کی اقتصادی حالت کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ دُشمنوں نے پاکستان کے متعلق جو پیشگوئیاں کی تھیں۔ واقعات نے ان کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ پاکستان مالی لحاظ سے اب ایسے مضبوط مقام پر پہنچ گیا ہے۔ کہ وُہ دُنیا میں نہایت عزت اور فارغ البالی سے زندگی بسر کر سکتا ہے۔ باوجودیکہ دفاعی ضروریات کے پیش نظر بجٹ کا بہت سا حصہ فوجوں پر صرف کیا جا رہا ہے پھر بھی ملک کی دیگر ضروریات کو چلانے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی۔

ٹیکسوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ٹیکس ان اشیاء پر جو زیادہ تر غرباء کے استعمال میں آتی ہیں۔ بالکل ہٹا دیا گیا ہے اور اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ان اشیاء پر ٹیکس بڑھا دیا گیا ہے جو غیر ضروری ہیں اور فقط امراء کے استعمال میں آتی ہیں۔

ملکی صنعتوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا ان کی ہر ممکن طریق سے حوصلہ افزائی کی جائیگی اور بعض اشیاء کی درآمد پر ٹیکس اسی لئے زیادہ کیا گیا ہے۔ کہ ملکی مصنوعات کو فروغ ملے۔

بیرونی ممالک سے تجارت کے تبادلہ کا ذکر کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا۔ کہ اٹاوہ کے معاہدہ کے مطابق برطانیہ اور دولت مشترکہ کے دیگر ممالک سے ترجیحی سلوک برتا جائیگا۔ کیونکہ انہوں نے بھی پاکستان کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنے کا یقین دلایا ہے لیکن جب یہ معاہدہ ختم ہوگا پاکستان اپنی مرضی کے مطابق اشیاء کی درآمد اور برآمد کرے گا۔

انبالہ میں کمیونسٹوں پر لاٹھی چارج

انبالہ یکم مارچ۔ ڈپٹی کمشنر انبالہ نے شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا ہے۔ جس کی رُو سے کسی اجتماع کی اجازت نہیں۔ کمیونسٹوں نے اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے آج ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔

عرب سپاہیوں کو واپس بھیجدیا جائیگا

حیدرآباد یکم مارچ کل حیدرآباد کے فوجی گورنر نے بیان کیا کہ میر لائق علی اور ان کے ساتھی وزراء کے خلاف ابھی تحقیق شروع نہیں ہوئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ نظام نے عربوں کی جو خاص بنا رکھی تھی اسے توڑ دیا گیا ہے تمام سپاہیوں کو واپس بھیجدیا جائیگا

گندم کے نرخ میں کمی

کراچی یکم مارچ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ یکم مارچ سے گندم کی قیمت میں فی روپیہ فی من کے حساب سے کمی کر دی جائیگی۔

—— کراچی یکم مارچ بین الاقوامی انجمن صلیب احمر کے ایک خاص ممبر آج کراچی میں وارد ہوئے وُہ کل بمبئی چلے جائینگے

درخواست دُعا

نواب زادہ عباس احمدؐ صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ میرے والد خان محمد عبداللہ خانصاحب کی طبیعت بار بار کچھ دن کے وقفوں کے بعد نازک صورت اختیار کر جاتی ہے۔ چنانچہ مورخہ ۲۸ فروری کو پھر بیماری میں کچھ پیچیدگیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ جس کی وجہ سے حالت بہت تشویشناک ہو گئی تھی۔ والد صاحب کے لئے دُعا کے واسطے بار بار درخواست کی جا چکی ہے لیکن مزید توجہ کو مبذول کرنے کے لئے میں پھر ان احباب سے جو ہمارے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اور ہمیشہ اپنی محبت کا ثبوت دیتے رہے ہیں۔ درخواست کرتا ہوں کہ دردِ دل سے مزید توجہ کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو شفا کاملہ عاجلہ عطا کرے۔ ظاہرہ مادی علاج کے لئے تو ساری دنیا ہی تگ و دو کرتی ہے۔ لیکن آسمانی علاج سے اکثر لوگ غافل ہوتے ہیں۔ اور عین ممکن ہے کہ بعض قارئین الفضل اس بارہ میں ہماری بار بار درخواست فعل عبث سمجھیں لیکن ہمیں اپنے ایمان کے مطابق اور مشاہدات کی بناء پر یقین حاصل ہے کہ یہی ایک آخری سہارا ہے۔ اگر اس علاج کو حرکت میں لایا جا سکے تو پھر اس جیسا اور کوئی علاج نہیں۔

(عباس احمدؐ)

گورنر جنرل پاکستان کا عزم دیر

کراچی یکم مارچ۔ پاکستان کے گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین آج دیر روانہ ہو گئے وہاں وُہ ان شکایات کا مطالعہ کریں گے جو پچھلے دنوں پاکستان کے اخبارات میں نواب صاحب کے خلاف عائد کی گئی ہیں۔

مصر کے وزیر مواصلات کا استعفیٰ

تل عویو یکم مارچ مصر کے وزیر مواصلات سید سیف النصر نے اپنے عہدہ سے استعفےٰ دیا ہے۔ یہ استعفیٰ عبدالعزیز سیف النصر پر (جو ان کا چھوٹا بھائی ہے) خفیہ ٹرانسمٹرز کے الزام کے نتیجہ میں پیش کیا گیا ہے۔ پچھلے دنوں قاہرہ میں اخوان المسلمون کا جو خفیہ ریڈیو پکڑا گیا تھا۔ اس میں عبدالعزیز بھی ماخوذ ہے (برائٹ)

سکھ عورتوں کا زبردست مظاہرہ

پٹیالہ یکم مارچ ماسٹر تارا سنگھ کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے پٹیالہ کی پانچ سو سکھ عورتوں نے زبردست مظاہرہ اور جلوس نکالا۔ ڈپٹی کمشنر نے انہیں پولیس کے ذریعہ منتشر کرنے کی کوشش کی۔ مگر کامیابی نہ ہوئی ناچار رلانے والی گیس استعمال کرنی پڑی۔ اس سلسلہ میں متعدد گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں (اے۔پی)

برمی وزیر اعظم کو مشورہ

نئی دہلی یکم مارچ۔ کل نئی دہلی میں برطانیہ آسٹریلیا اور ہندوستان کے نمائندوں کے درمیان برما کے متعلق جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ وُہ ختم ہو گئی۔ اس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ برما کے وزیر اعظم کو باغیوں کے معاملہ کو پر امن طریق پر سلجھانے کا مشورہ دیا جائے۔

آسٹریلوی وزیر خارجہ کی آمد

کراچی یکم مارچ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر ایوٹ آج نئی دہلی سے کراچی وارد ہوئے۔ امید ہے۔ وُہ کل لنڈن روانہ ہو جائیں گے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے ایل ایل۔بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔اے۔ ایل ایل۔بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار نویسوں کی ایک پارٹی

مجاہدین کے دمدموں میں

ثاقب زیروی

"مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے شہداء کے یہ زندہ نقوش فاتحہ خوان مجاہدین سے باآوازِ بلند کہہ رہے ہوں۔ ...... ہم نے مر کر بھی اس سرزمین کو نہیں چھوڑا تم جیتے جی دشمن کے قدم اس خطۂ پاک پر نہ آنے دینا ورنہ ہماری لاشوں کی بے حرمتی ہوگی۔ تمہارے شہداء کی لاشوں کی بے حرمتی ......"

خوش قسمتی سے ہمیں گزشتہ اتوار کو وہ جوان اور امنگوں بھرا ماحول دیکھنے کا موقعہ میسر آگیا۔ جہاں قوم کے سجیلے جوان مادرِ وطن کی حفاظت کے لئے ہتھیلیوں پر سر رکھے ہوئے چٹان کی سی مضبوطی کے ساتھ جمے بیٹھے ہیں۔ شجاعت اور مردانگی کے ان پتلوں کو دیکھتے ہی دل نے باآوازِ بلند کہا۔ "انسان اور حیوان میں یہی ایک جذبہ تو امتیاز پیدا کرتا ہے۔ ایک حیوان کی محبت اپنے نفس تک حد اپنے بچوں تک محدود رہتی ہے۔ لیکن ایک متمدن انسان کی محبت اپنے سے بڑھ کر اپنی قوم اور وطن تک سے ہوتی ہے وہ جس طرح دکھ درد کے وقت اپنے لئے ہر قربانی کر گزرتا ہے۔ بعینہٖ اس طرح جب اس کی قوم یا وطن پر کوئی مصیبت آتی ہے۔ تو اپنی تمام آسائشوں اور راحتوں کو تج کر مادرِ وطن کی آواز پر لبیک کہتا ہوا مصائب کے سامنے سینہ تان کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ القصہ ہم نے دیکھنے والی آنکھوں سے ان شیروں کو دیکھ لیا۔ جن کے دم قدم سے غریبوں کو استبدادی طاقتوں سے چھٹکارا ملا۔ اور مصائب سے نجات ملی۔ مسلسل تکالیف اور مظالم کے روندے ہوئے ہزاروں بلکہ لاکھوں مجبور و مقہور انسان پورے ایک سال کی ٹھوکریں کھانے کے بعد پھر اپنے آبائی گھروندوں کی سمت لوٹے۔ اور اب خدا کے فضل اور ان مجاہدین کی حفاظت کی ضمانت پر کشمیر کے اس خطے میں کھیتیاں پھر بوئی جا رہی ہیں۔ ہل چل رہے ہیں۔ چولہوں میں آگ جلی ہے۔ اور بچے پھر پورے ایک سال بعد دامن کوہ میں مسرت و انبساط کے نعرے بھرنے لگے ہیں۔

اخبار نویسوں کا یہ مختصر سا قافلہ جس میں خاکسار (ثاقب زیروی) کے علاوہ میاں محمد شفیع (چیف رپورٹر پاکستان ٹائمز) سردار فضلی (چیف رپورٹر احسان) اور پروفیسر سرور (مدیر آفاق) شامل تھے۔ اتوار کی صبح کو ہندوستانی اور ڈوگرہ فوجوں کے ہاتھوں بری طرح مسمار شدہ بھمبر سے ہوتا ہوا جیپ کاروں کی سخت جانی اور تیز رفتاری کے طفیل پہاڑی بلندیوں کو ناپتا پھاندتا نوشہرہ کے جنوب میں "بگسر" کے اس مشہور قلعے کے قریب میں جا نکلا۔ جس کی پیشانی پر احمد شاہ ابدالی کا لیبل لگا ہوا ہے۔ اور جس کی مستحکم دیواروں سے ٹکرا کر دشمن کی دور مار توپوں کے گولوں کو سینکڑوں نہیں سینکڑوں دفعہ مونہہ کی کھانی پڑی ہے۔ اور پھر اس کے قرب و جوار ہی میں ایک جگہ سنگاتی لائن پر مجاہدین کے دمدموں میں کھڑے ہو کر دشمن کے مورچوں کا جائزہ لیتے وقت مجاہدین کے کمانڈر نے ہمارے ایک سوال کے جواب میں کہا۔

"ہم سے سچ پوچھتے ہیں آپ تو سچ مچ "یہ ستارے" کا وقت نہ تھا۔ دشمن اپنی پوری طاقت خرچ کرنے کے بعد حوصلہ ہار چکا تھا۔ اور ہم نے اکا دکا جارحانہ حملے شروع کر دیئے تھے۔ اب آئندہ دس پندرہ دن کے اندر اندر دشمن کے قدم اکھاڑ دینا ہمارے لئے مشکل نہ تھا۔ پھر خدا کے فضل سے نوشہرے تک کا محاذ ہمارے ہاتھ میں ہوتا۔ لیکن صاحب

ہم تو حکم کے بندے ہیں۔ ہمارے اپنے ارادے اور عزائم کیا تھے؟ لیکن ہماری اتنی خواہش ضرور ہے کہ اگر کارپردازانِ ملت نے "التوائے جنگ" کے سمجھوتے پر صاد کر دیا ہے۔ تو اب دشمن کی درپردہ سرگرمیوں پر بھی نظر رکھیں۔ مبادا ہماری غلط مروت اور وعدہ ایفائی ہماری لٹیا ہی ڈبو کر رکھ دے۔"

اور پھر اس نے ایک ہاتھ میں دوربین سنبھال دوسرے ہاتھ سے ہمیں اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ دیکھئے یہ سامنے کی پہاڑی پر دور جیپوں اور ٹرکوں کی آمد و رفت کا سلسلہ کس تیز رفتاری سے جاری ہے۔ سڑکیں بن رہی ہیں۔ تازہ دم فوجیں اتر رہی ہیں۔ — اور جونہی ہم میں سے ایک ایک نے دوربین کی وساطت سے اس صرف ڈیڑھ میل دور پہاڑی پر نظر دوڑائی تو ہماری آنکھوں نے کمانڈر کے ہر لفظ پر مہرِ تصدیق ثبت کر دی۔ — اور یہ دور بینی اور دور شناسی کا معاملہ ابھی جاری تھا۔ کہ یکدم ایک ایسے بھیانک دھماکے سے فضا میں ارتعاش پیدا ہوا۔ جیسے ہمارے بالکل پاس ہی کہیں ۲۵ پونڈ کا کوئی گولہ آ کر پھٹا ہو۔ ہم ذرا پریشان ہوئے تو امیر مجاہدین نے بتایا یہ کوئی توپ کا گولہ نہیں بلکہ ڈینامیٹ کے پھٹنے کی آواز ہے۔ دشمن اس کی امداد سے پہاڑ کاٹ کاٹ کر سڑک تیار کر رہا ہے۔ اور پھر جب تک ہم وہاں رہے۔ تیس تیس چالیس چالیس منٹ کے وقفوں کے بعد اس طرح کے ارتعاش انگیز دھماکوں کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔

مجاہدین کی اس بٹالین میں ہر قسم کے جاں نثار دیکھنے میں آئے۔ بڑی عمر کے آزمودہ کار اور پختہ کار سپاہی بھی۔ کالجوں کے عشرتوں سے معمور پلے ہوئے ماحول کے جوان بھی۔ اور وہ خورد سالہ نوجوان بھی جو زندگی کی کشمکش سے ابھی پوری طرح دو چار بھی نہیں ہونے پائے تھے۔ ان میں سے استفسار پر معلوم ہوا کوئی کالج کی خوش آئند فضا پر میدانِ جنگ کو ترجیح دیتا ہوا چلا آیا تھا کوئی اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اور کسی کی شادی پورے ایک سال سے محض دولہا کی غیر حاضری کی وجہ سے رکی ہوئی تھی۔ اور انہی میں سے ایک ۱۳۔۱۴ سالہ دلیر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بٹالین کے کمانڈر نے ہمیں بتایا۔ یہ جس کا ہاتھ مشکل "ٹرگر" تک پہونچتا ہے۔ پورے دو ماہ تک بعد اصرار دشمن کی پہاڑی کے ارد گرد پٹرول کے لئے جاتا رہا ہے۔ اور دوسری طرف دشمن کی جواں ہمتی کا یہ عالم ہے کہ اسکے سپاہیوں نے پٹرول پر آنا تو ایک طرف کبھی پہاڑی کے اس طرف جھانک کر بھی نہیں دیکھا۔

سب سے زیادہ دلچسپ اور جرأت آفریں بات یہ تھی کہ کوئی مجاہد ہماری زبان سے اسلحہ گولہ بارود یا خوراک کے متعلق کوئی سوال سن نہ سکتا تھا۔ جب بھی کبھی ہم ایچ پیچ ڈال کر سوال کرتے۔ تو ہر ایک یہی جواب دیتا۔ خوراک اگر نہ بھی ملے تو کیا ہے۔ یہ پتے یہ گھاس اور پھل کیا کم نعمتیں ہیں۔ آخر ہمارے آباؤ اجداد نے انہی نعمتوں کے بل پر ساری دنیا پر قبضہ کیا تھا۔ اور یہ تو آپ جانتے ہیں فتح کے لئے صرف گولہ بارود کی ضرورت نہیں۔ اُسکے لئے دل چاہیئے" گولوں سے کھیل جانے والا دل۔ توپوں سے ٹکرا جانے والا دل۔

اور اس سے کہیں زیادہ ایمان افروز تھے وہ لمحات جب ہم مجاہدین کی اس ساری کی ساری بٹالین کے ہمراہ پہاڑی کے دامن میں ان جوانوں کی قبروں پر فاتحہ خوانی کے لئے آئے جو مادرِ وطن کے لئے دادِ شجاعت دیتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔ ہر مجاہد کی آنکھ بہ رہی تھی۔ اور بعض کی تو رقت کی وجہ سے ہچکیاں بندھ گئی تھیں۔ مجھے یوں محسوس ہوا۔ جیسے شہداء کے یہ زندہ نقوش زبانِ حال سے پکار پکار کر دوسرے مجاہدین سے کہہ رہے ہوں — دیکھو

"— ہم نے مر کر بھی اس سرزمین کو نہیں چھوڑا۔ تم جیتے جی دشمن کے قدم اس خطۂ پاک پر نہ آنے دینا۔ ورنہ ہماری لاشوں کی بے حرمتی ہوگی۔ تمہارے شہیدوں کی بے حرمتی اور تم جانتے ہو جو قوم شہیدوں کی لاش کی بے حرمتی برداشت کر لیتی ہے اسے زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں رہتا —"

اس مختصر سے قیام کے دوران میں جہاں مجاہدین نے اپنی مردانہ شجاعت۔ قومی حمیت اور وطن کی محبت کے عظیم نقوش ہمارے دلوں پر ثبت کئے وہاں ساتھ کے ساتھ ہمیں جنگی کرتبوں سے بھی روشناس کرایا اور مسلمان کی روایتی مہمانداری کے معاملے میں تو حد کر دی۔

واپسی پر جب ہمیں اچانک جیپ کار کے الٹنے کا حادثہ پیش آیا (جس کا ذکر ہم پہلے انہی کالموں میں کر چکے ہیں) تو ان لوگوں نے اپنی محبت اور ہمدردی کے پھول ہم پر اس فراخدلی سے نچھاور کئے کہ ہمارے دل تڑپ اٹھے۔ اللہ کا یہ بھی ایک خاص فضل ہوا کہ یہ حادثہ ہمیں عین اس مقام پر پیش آیا جہاں سے "سفر بنیاں" کا کیمپ قریب تھا۔ وہ اس حادثے کو دیکھتے ہی لپکے اور ہمیں ہاتھوں ہاتھ اٹھا کر کوارٹر میں لے گئے۔ ہمیں جھاڑا۔ پونچھا۔ زخموں پر ٹنکچر لگایا۔ پٹیاں باندھیں اور جوں جوں فرطِ تشکر سے ہماری نگاہیں جھکتی گئیں ان کی محبت اور دلداری بڑھتی ہی گئی۔ واقعی ؏

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے

اور اس سفر میں یہ امر کس قدر خوشکن تھا کہ جاتے وقت اور واپسی پر جہاں کہیں بھی آزاد کشمیر علاقے کے عوام نے ہمارے قافلے کو جاتے آتے دیکھا انہوں نے پاکستان۔ زندہ باد کے نعروں سے ہمارا استقبال کیا۔

ڈاکٹر ملان اور زیادہ علاقہ چاہتے ہیں

لنڈن یکم مارچ۔ ڈاکٹر ملان کی حکومت کو ایک پلان کے متعلق برطانوی مخالفت کی توقع ہے جو عنقریب وائٹ ہال بھیجا جانے والا ہے۔ اس کا مقصد بچوآنا لینڈ بسوٹولینڈ اور سوازی لینڈ کے برطانوی علاقوں کو جنوبی افریقہ میں مدغم کرنا ہے۔

توقع ہے کہ یہ علاقے خود اس کے خلاف احتجاج کریں گے۔ لیکن کیپ ٹاؤن کی دلیل یہ ہے کہ ان کا تبادلہ یونین کے دفاع کے لئے نہایت ضروری ہے برطانیہ نے قبل ازیں متنبہ کر دیا تھا کہ یہ علاقے اس وقت تک نہیں دیئے جا سکتے جب تک کہ یہاں کے باشندے خود راضی نہ ہو جائیں۔

(استار)

195
Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود)

بلادِ عربیہ میں تبلیغ احمدیت

پریذیڈنٹ جمہوریہ شام اور دیگر اکابرین سے ملاقات

(رپورٹ بابت ماہ اگست، ستمبر، اکتوبر ۱۹۴۸ء)

(مکرم مرزا رشید احمد صاحب چغتائی مجاہد تحریک جدید از عمان۔ دشرق اردن)

ایک عرصہ کے بعد ڈاک میں قدرے سہولت پیدا ہونے پر احباب کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقع پا رہا ہوں۔ بلاد عربیہ کے مرکزی دار التبلیغ سے محترم انچارج صاحب مشن کے ارشاد پر ایک نیا مشن قائم کرنے کے لئے۔ شرق اردن میں آئے ابھی چند ہی ہفتے گذرے تھے کہ فلسطین میں وسیع پیمانہ پر جنگ چھڑ گئی۔ جس کے نتیجہ میں لوگوں پر قسما قسم کے مصائب کے پہاڑ ٹوٹے۔ میدان جنگ کے قریب ہونے کے باعث یہاں کے دیگر لوگوں کی طرح اس سے ہمیں بھی حصہ ملا ایک نئے ملک میں سوائے اللہ تعالےٰ کی ذات کے اور کوئی بھی پرسان حال، یا دوست و مددگار نہیں تھا

حیفا کی یہود کے ہاتھوں شکست

جیسا کہ میں نے اوپر اشارہ کیا ہے عدم مواصلات اور سلسلہ رسل و رسائل تقریباً بند ہو جانے کی وجہ سے سب طرف سے منقطع ہو چکا تھا۔ فسادات ہندوستان کے باعث قادیان اور لاہور (مرکز سلسلہ) سے پہلے ہی کوئی خبر نہیں آ رہی تھی اور پیاری قادیان دار الامان کا ہی غم و حزن کچھ کم نہیں تھا کہ اس پر مرکزی دار التبلیغ بلاد عربیہ کے متعلق "حیفا میں یہودی قبضہ" اور وہاں قیامت برپا ہو جانے کی خبر نے مزید پریشان کر دیا۔

کبابیر کے متعلق خبر

دوڑ دھوپ کرنے اور دیگر کوششوں سے برطانوی سفیر مقیم عمان (دار الحکومت شرق اردن) کے ذریعہ "کبابیر" کی جماعت اور محترم چوہدری محمد شریف صاحب انچارج مشن کے متعلق تو خیریت کی خبر اس وقت تک مل گئی۔ اور قریب ترعرصہ میں چوہدری صاحب کے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے دو ایک خطوط بھی خیریت کی خبر پر مشتمل ملے ہیں۔ اس کے متعلق تفصیلی علیحدہ رپورٹ احباب کی خدمت میں پیش کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ) لیکن جماعت احمدیہ حیفا کے افراد کے حشر کا کچھ علم نہ ہوا۔ مختلف، متناقض، اور عجیب قسم کی خبریں اپنے بھائیوں کے متعلق آ رہی تھیں، جو افکار کی پریشانی میں اور بھی اضافہ کرتی جاتی تھیں

حیفا کے احمدی جماعت کے افراد کی تلاش ان کی خبر گیری، اور دیکھ بھال کر کے ان کے متعلق قلبی اطمینان حاصل کرنے اور پریشانی افکار سے نجات پانے کے لئے۔ نیز جماعت احمدیہ دمشق کی ملاقات و تعارف کے واسطے عید الفطر کے موقعہ پر عمان سے دمشق کے لئے روانہ ہوا

میرا سفر شام و عرصۂ قیام خدا کے فضل سے نہایت مفید اور کامیاب رہا۔ اور کئی قسم کے تجارب اور کار آمد معلومات سے مستفید ہونے کا ذریعہ ثابت ہوا۔

دمشق میں میری مصروفیات

اعزازی ٹی پارٹی

عمان سے میری آمد پر زاویۃ الحصنی میں عید الفطر کے دن نماز عید کے بعد جماعت احمدیہ دمشق نے ٹی پارٹی دی۔ جس میں برادرم محترم مولوی نور احمد صاحب منیر مولوی فاضل مجاہد تحریک جدید اور پریذیڈنٹ صاحب جماعت مکرم السید منیر الحصنی صاحب کے علاوہ دیگر دو تین سکرٹریان و ممبران جماعت نے نیز جماعت احمدیہ حیفا کے پریذیڈنٹ مکرم السید رُشدی آفندی حال مقیم دمشق نے ایڈریس پیش کئے اور اپنے اپنے اخلاص و عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے میری عزت افزائی کی۔ جن کے جواب میں سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے "موجودہ وقت میں احمدیت ہم سے کیا چاہتی ہے" کے عنوان کے ماتحت خاکسار نے بعض خاص امور کی طرف توجہ دلائی۔ علاوہ ازیں جماعت نے میرے دوران قیام میں بھی ہر طرح میری عزت افزائی کی فجزاھم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء

جماعت سے تعارف

جماعت احمدیہ دمشق سے مل کر اس کے افراد سے تعارف و ملاقات و واقفیت حاصل ہوئی اور ان میں کچھ عرصہ قیام سے ہر ایک بھائی کو قریب سے مطالعہ کرنے کا بھی موقع ملا۔ الحمد للہ مجموعی لحاظ سے جماعت ہذا کو دیکھ کر اور ان کے اخلاص و محبت اور بڑھے ہوئے تبلیغی جوش سے بہت خوشی ہوئی اور اپنے آقا سیدنا حضرت مسیح موعود و خاندان نبوت اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے ان کی عقیدت و اخلاص کو ملاحظہ کر کے حضرت امام ہمام مسیح الزمان علیہ السلام کا الہام

یصلون علیک صلحاء العرب وابدال الشام اکثر نظر کے سامنے رہتا۔

تعلیم و تربیت

مکرمی برادرم شیخ نور احمد صاحب فاضل مقامی مبلغ کے ارشاد و جماعت کی خواہش پر عرصۂ قیام میں درس و تدریس و تربیت جماعت کے سلسلہ میں بیشتر وقت صرف کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس۔ قرآن مجید کے بعض حصوں کی زبانی تفسیر بیان کرنے کے علاوہ۔ "تفسیر کبیر" اردو سے عربی میں ترجمہ کر کے خاص طور پر سناتا رہا۔ اور احمدی و بعض غیر احمدی حاضر احباب کی طرف سے مختلف قسم کے سوالات وغیرہ کے جوابات دیتا رہا۔

اس سفر کے سارے عرصہ میں پانچ خطبات جمعہ امور حاضرہ سے متعلق مختلف مواضع پر پڑھے اور جماعت کے اجتماعات کا سلسلہ شروع کئے جانے پر چار لیکچر خاص اجتماعات میں دیئے

تبلیغ

تبلیغ کے لئے بہت سے مواقع پیدا کر کے بعض غیر احمدیوں کے مکانات پر پریذیڈنٹ صاحب جماعت کی معیت میں جا کر اور بعض دیگر مقامات و تقاریب میں پیغام حق پہنچاتا رہا۔ شام میں ایسے افراد جنہیں خاص طور پر تبلیغ احمدیت کی گئی ہو یا کسی چیز جن لوگوں کے مکانات پر گئے ان میں سے شامی یونیورسٹی کے ڈاکٹری ڈیپارٹمنٹ کے ایک مقتدر ڈاکٹر صاحب۔ نیز شیوخ و علماء میں سے ایک مولوی "الشیخ احمد الصابونی" جو جسم کے ایک پہلو پر فالج گرنے تک احمدیت کے شدید مخالف رہے تھے - قابل ذکر ہیں۔ اب ان میں وہ مخالفت کا رنگ باقی نہیں رہا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام تک اب ہمارے سامنے عزت سے لیتے رہے۔ اس سے پہلے احمدیت کے خلاف لوگوں کو بھڑکانا اور حضور کو گالیوں اور برے الفاظ میں یاد کرنا اور شدید مخالفت ان کا پہلا کام تھا۔ قریباً اڑھائی گھنٹہ تک ان کے مکان پر ان سے تبلیغی تبادلہ خیالات ہوتا رہا اس موقعہ پر برادرم مولوی نور احمد صاحب منیر بھی ہمارے ہمراہ تشریف لے گئے

اس سلسلہ میں دو احمدی دوستوں کی خواہش و دعوت پر دمشق کے قریبی دو گاؤں میں بھی جانے کا اتفاق ہوا۔ جہاں تبلیغ کے عمدہ مواقع میسر آئے

ملاقاتیں

برادرم محترم مولوی صاحب موصوف نے بعض لوگوں سے تعارف و ملاقات کرائی۔ جن میں بعض ایڈیٹران اخبارات بھی۔ مکرم السید احمد خالق صاحب (برادر نسبتی حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب) و دیگر بعض احمدی احباب سے۔ نیز اپنے بعض سیاسی دوستوں سے بھی ملاقات کرائی۔

مکرم پریذیڈنٹ صاحب جماعت دمشق نے بھی عوام و بڑے بڑے لوگوں اور سرکاری شخصیات سے تعارف ملاقات کرانے میں کافی کوشش و اخلاص کا ثبوت دیا۔ اور گورنمنٹ کے بعض دفاتر میں بھی ان کے ساتھ جانے کا اتفاق ہوا۔ جہاں قاضی القضاۃ شام۔ محافظ العاصمہ۔ شام یونیورسٹی کے پریذیڈنٹ اور اس کی طبی برانچ کے انچارج سے ملاقات و تعارف حاصل کیا۔ نیز بعض دیگر شیوخ و علماء سے بھی انہوں نے ملاقات کرائی۔ جن میں سے شیخ عبد القادر صاحب مغربی رکن مجمع العلمی العربی (Arab Academy) اور استاد خلیل مردم بے رئیس المجمع اور برادرم جمیل مردم بے سابق وزیر اعظم حکومت شام خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ جیسا کہ مجھے بتایا گیا۔ اول الذکر وہی شیخ ہیں جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے دمشق میں ملاقات کے وقت کہا تھا کہ دیکھیں گے جو جہاں شام میں آپ کی جماعت میں کوئی شخص داخل ہو جائے۔

پریذیڈنٹ جمہوریہ شام سے ملاقات

دمشق دار الحکومت جمہوریہ شام کے پریذیڈنٹ السید شکری بک قوتلی سے بھی قصر جمہوری میں ملاقات کا موقع ملا۔ میری معیت میں مکرم السید منیر الحصنی صاحب بھی تشریف لے گئے تھے۔ اس ملاقات کی جو تقریباً پندرہ منٹ تک جاری رہی . . . . تفصیلی رپورٹ احباب کی آگاہی کے لئے علیحدہ تحریر کر رہا ہوں۔

استقبال و الوداع

عرصۂ قیام دمشق میں جماعت احمدیہ کی چیدہ اور قابل فخر ہستیوں کا دمشق کے ہوائی اڈہ پر استقبال کیا گیا اور انہیں الوداع کہا گیا۔ چنانچہ اس ضمن میں ۱۶ اگست ۱۹۴۸ء کو مکرم چوہدری نور احمد صاحب کاہلوں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کلکتہ مع اہل و عیال دمشق تشریف لائے۔ جبکہ آپ اپنے یورپ کے سفر سے ہندوستان واپس جاتے ہوئے اپنی احمدی جماعت کے یہاں ملاقات کے لئے تین یوم کے لئے قیام پذیر ہوئے . . . . قیام دمشق کے وقت جماعت فلسطین کے کچھ احباب سے بھی انہیں ملاقات کا اتفاق ہوا۔ جو حیفا سے نکل کر شام آئے ہوئے تھے۔ آپ نے ان کے احوال توجہ اور اہتمام سے معلوم کئے اور اپنی طرف سے خاص ہمدردی کا ان سے اظہار کیا۔ جس میں ترجمان کے فرائض خاکسار نے سر انجام دیئے۔

دمشق اور حیفا کے سب عربی احمدی احباب اپنے اس مجسمۂ اخلاص و ایثار ہندوستانی بھائی سے ملکر ہو سینکڑوں میلوں کے سفر کی کوفت برداشت کر کے ان کے یہاں اپنے اخلاص و اشتیاق ملاقات سے تشریف لائے بے حد خوش ہوئے

تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کا سالانہ تقریری مقابلہ

چنیوٹ ۲۳ فروری:- آج تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ میں محترم جناب نواب زادہ فتح اللہ خان صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع جھنگ کی صدارت میں طلباء کا سالانہ تقریری مقابلہ ہوا۔ ناقدین کے فرائض محترم چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج جھنگ اور محترم سید باز حسین صاحب تحصیلدار چنیوٹ نے سرانجام دیئے۔ اس تقریب پر طلباء جماعت دہم نے جو عنقریب میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ کی خدمت میں ایڈریس بھی پیش کیا۔ جس میں آپ کی خدمات اسلام بالخصوص امریکہ میں فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کا ذکر کیا۔ اور آپ سے درخواست کی کہ وہ طلباء کے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں حضرت مفتی صاحب نے جواب میں طلباء کو یقین دلایا کہ وہ انشاء اللہ اُن کی کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں گے۔ نیز طلباء کے ایڈریس میں آپ کے تبحر علمی کے متعلق جو فقرہ تھا۔ اس کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے بیان کیا کہ میں حضرت امیر المومنین کا پرائیویٹ سیکرٹری بھی کئی سال تک رہا ہوں۔ اور اس دوران میں دنیا کے مشہور یونیورسٹیوں کے پروفیسر اور چوٹی کے علماء جو حضور کی ملاقات سے مشرف ہوئے۔ ان سے جب کبھی بعد میں ملنے کا اتفاق ہوا۔ تو ان میں سے اکثر ول نے حضور کے متعلق یہی کہا کہ حضور تو میرے خاص علم میں بھی مجھ سے بڑھ کر ہیں۔ حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں یہ ایڈریس مبارک احمد بھوپالوی متعلم جماعت دہم نے پیش کیا۔ تقریری مقابلے میں حصہ لینے والے عزیزان مجیب الرحمن بنگالی (دہم) مبارک احمد (دہم) مبارک احمد بھوپالوی۔ شریف احمد (ہشتم) اور عثمان عمر (نہم) تھے۔ ان بچوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر نہایت عمدہ تقریریں کیں۔ اس مقابلے میں عزیز عثمان عمر (ابن صاحبزادہ مولوی عبدالسلام صاحب عمر نبیرہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض) اوّل اور عزیز شریف احمد (ابن سیٹھ محمد صدیق صاحب تاجر کلکتہ) دوم قرار پائے۔ اور انعام حاصل کیا۔ ۱۱ فروری کو میونسپل بورڈ ہائی سکول گوجرہ کی دعوت پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسے میں بھی انہیں دو بچوں نے تقریریں کیں۔ اور خراج تحسین اور انعامات حاصل کئے تھے۔

محترم ڈپٹی کمشنر صاحب نے اپنے صدارتی ریمارکس میں طلباء کی تقریروں پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ اور ان کی مساعی کو سراہا۔ اور اس تقریب میں شامل ہونے پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت اور حضور کے اسوۂ مبارک کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اس تقریب میں اور بھی پچیس تیس غیر احمدی معززین شہر اور حکام بالا بھی شامل تھے۔ تقاریر کے بعد معززین اُس ٹی پارٹی میں بھی شامل ہوئے جو طلباء جماعت دہم کی طرف سے حضرت مفتی صاحب کے اعزاز میں دی گئی تھی۔ اور اس طرح یہ تقریب خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی سے ختم ہوئی۔ فالحمد للہ (نامہ نگار)

یوم مصلح موعود کی تقریب پر جلسے

چک ۸۸ ج ب میں ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کا جلسہ کیا گیا۔ جس میں جماعت ہائے چک ۸۹ ج ب کے تمام دوست اور بعض دوست سرشمشیر روڈ ۸۴ ج ب کے شامل ہوئے۔ احمدی دوستوں کے علاوہ غیر احمدی دوستوں نے بھی شمولیت کی۔ چوہدری رشید احمد صاحب بلیجہ صدر جلسہ تھے۔ مولوی محمد عنایت اللہ صاحب گجراتی دیہاتی مبلغ اور مولوی حکیم علی احمد صاحب دیہاتی مبلغ اور سید مولوی محمد امین صاحب نے تقاریر کیں بعدہ خود صاحب نے بھی تقریر کی۔ جلسہ بعد دعا ساڑھے چار بجے شام بخیر و خوبی ختم ہوا۔ (خاکسار) عبدالحی چک ۸۸ ج ب ضلع لائلپور

۲۔ لجنہ اماء اللہ بہلول پور کا جلسہ دربارہ مصلح موعود مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۴۹ء کو منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترمہ ناصرہ بیگم نے مختصر طور پر جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے ۲۰ فروری کے دن کی اہمیت بیان کی۔ بعدہٗ محترمہ امۃ الحفیظ نے "خلافت ثانیہ کی برکات" کے عنوان سے ایک مضمون سنایا۔ اس کے بعد صاحبزادہ راشدہ نے اپنا ایک مضمون بعنوان "مصلح موعود" پڑھا جس میں تفصیل کے ساتھ اُن پیشگوئیوں کا ذکر کیا جو حضرت رسول کریم۔ حضرت نعمت اللہ ولی۔ امام یحییٰ بن عقب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کے متعلق فرمائیں۔ نیز سبز اشتہار والی تمام پیشگوئیوں کا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے وجود باجود میں پورا ہونا ثابت کیا گیا۔ اس کے بعد محترمہ رقیہ بیگم نے ایک مضمون حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے عورتوں پر احسانات کے موضوع پر پڑھا۔ بالآخر دعا پر جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اور گرد کے دیہات مثلاً قلعہ سوبھا سنگھ اور نوناں وغیرہ کی خواتین بھی جلسے میں شامل تھیں۔ (امۃ المجیب مسرت سیکرٹری لجنہ بہلول پور)

۳۔ موضع ۹۴ ۶ R بمقام ہڑپہ ضلع منٹگمری میں لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام مصلح موعود کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں علاوہ مستورات کی تقریروں کے ضلع کے نگران مبلغ مولوی عبدالرحیم صاحب عارف نے بھی تقریر کی جس میں انہوں نے مصلح موعود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صفات پر روشنی ڈالی۔ بالآخر دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

(خاکسار (چوہدری) منظور احمد سیکرٹری جماعت احمدیہ ہڑپہ ضلع منٹگمری)

تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے والے سابقون الاولون کی پہلی فہرست ۳۱ مارچ

کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے حضور دعا خاص کیلئے پیش ہوگی

دعائیہ فہرست میں نام شامل کرانے والے دوست اپنے وعدے ۳۱ مارچ سے قبل ادا فرمائیں

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تحریک جدید کا وعدہ کرنے والے دوستوں کی پہلی فہرست گذشتہ سالوں کے معمول کے مطابق ۳۱ مارچ کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا خاص کے لئے پیش ہوگی۔ اس لئے جو دوست حضور کی خدمت میں پیش ہونے والی دعائیہ فہرست میں شامل ہونا چاہیں وہ اپنے وعدے ۳۱ مارچ ۱۹۴۹ء تک ادا فرما دیں۔ رقوم بذریعہ منی آرڈر۔ چیک۔ ڈرافٹ یا بیمہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ چنیوٹ کو بھجوائی جائیں۔ مقامی سیکرٹریاں جماعت کے پاس تاریخ مقررہ سے قبل جمع کرا دینے کی صورت میں صرف اطلاع آنے پر نام دعائیہ فہرست میں شامل کر لیا جائے گا۔

(خاکسار نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۵

جماعت کی طرف سے آپ کے اعزاز میں گارڈن پارٹی دی گئی

۲۔ ستمبر کے وسط میں محترم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ وزیر امور خارجہ پاکستان کا استقبال و ملاقات و الوداع کا بھی موقع ملا۔ جبکہ آپ پاکستان سے پیرس میں اقوام متحدہ کے اجلاس میں شمولیت کے لئے جاتے وقت دمشق کے ہوائی اڈہ پہ نہایت قلیل وقت کے لئے اترے۔ اس موقعہ پر شامی گورنمنٹ کی طرف سے آپ کا سرکاری طور پر استقبال کیا گیا اور الوداع کہا گیا۔ مختلف وفود کے ارکان سے بھی ملاقات ہوئی۔

۳۔ اپنے احمدی دمشقی بھائی السید منیر الملکی صاحب جو گورنمنٹ کے معزز عہدہ دار ہیں کو پاکستان جاتے وقت اڈہ پر الوداع کہا گیا۔

۴۔ ان کے علاوہ پاکستان کی طرف جانے آنے والے بعض پاکستانی بھائیوں سے بھی مختلف وجوہ سے ہوائی اڈہ پر ملاقات ہوئی۔ جن میں سے ہوائی محکمہ پاکستان کے دو آفیسرز نیز پٹنہ یونیورسٹی کے پروفیسر مسٹر قمر الدین صاحب قابل ذکر ہیں۔

فلسطینی احمدی بھائیوں کی دیکھ بھال

دمشق میں پہنچنے والے جماعت احمدیہ حیفا کے افراد جو اپنے وجود کو سلامت وہاں سے نکال سکے۔ ملکر از حد خوشی و قلبی اطمینان حاصل ہوا۔ ان کے دردِ فرسا احوال معلوم کئے اور ہمدردی کا اظہار کیا۔ بہت سے دیگر دوستوں کا کچھ علم نہ ہو سکا۔ صرف اتنا معلوم ہوا کہ افراتفری کے عالم میں کچھ احمدی بھائی لبنان میں پناہ گزین ہوئے ہیں۔ مگر کسی کے ایڈریس اور حالات کا نہ ایک دوسرے کو نہ یہاں جماعت کو اس وقت تک علم تھا۔ انہیں ان بھائیوں کی خبرگیری اور دیکھ بھال سے جماعت کی شیرازہ بندی اور ان کی احوال پرسی کے لئے ان تک پہنچنا مناسب اور ضروری سمجھا گیا

ان کی تلاش و تفقد احوال کے لئے مورخہ ۲۵ دسمبر دمشق سے لبنان کے لئے روانہ ہوا۔ میرے ہمراہ اپنی خوشی سے مکرم السید منیر الحصنی صاحب بھی شریک سفر ہوئے خدا کے فضل سے یہ سفر جملہ احمدی برادران حیفا کے بارہ میں علم حاصل کرنے اور ان تک پہنچکر فرداً فرداً ملنے اور ان کی خبرگیری کے علاوہ تبلیغی لحاظ سے بھی نہایت مفید اور دلچسپ ثابت ہوا۔

(فلسطینی احباب جماعت کے بارہ میں مفصل رپورٹ علیحدہ احباب کی آگاہی کے لئے تحریر کر رہا ہوں)

دعائے مغفرت

قریشی محمد عثمان صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی تھے۔ کراچی میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے مورخہ ۱۱ ۲ ۴۹ کو وفات پا گئے ہیں مرحوم ایک قابل انجینئر تھے۔ اور گورنمنٹ کی ملازمت کرتے رہے ہیں۔ یو۔ پی اور پنجاب دونوں صوبوں میں مختلف اضلاع میں کام کیا ہے۔ احباب ان کی مغفرت اور ترقی درجات کے لئے دعا فرمائیں:- (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

درخواستہائے دعا

خاکسار کی چھوٹی لڑکی بعارضہ نمونیہ بیمار ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:- (احمد حسین ہیڈ کاتب الفضل)

۲۔ عاجز کی والدہ بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (خاکسار لطیف احمد گمٹی بازار لاہور)

روزنامہ الفضل
۲ مارچ ۱۹۴۹ء

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان الزام تراشیوں میں سے جو مخالفین احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کرتے ہیں۔ ایک یہ بھی ہے کہ آپ اور آپ کے ماننے والے خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعوذ باللہ ہتک کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس ساری الزام تراشی کی بنا اس پر رکھی گئی ہے۔ کہ احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ایک ایسا نبی مانتے ہیں۔ جو آپ ہی کے فیض سے اس درجہ پر پہونچا۔ اور جو آپ ہی کی آوردہ شریعت کو تمام دنیا کی شریعتوں پر غالب کرے گا۔ مخالفین اپنے اس ہتھیار کو مختلف طریقوں سے استعمال کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ نئے نئے انداز بیان اختیار کرکے عوام کو احمدیت کے خلاف مشتعل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا طریق کار یہ ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا احمدی علماء کی تحریروں سے چند الفاظ یا چند فقرے ماحول سے علیحدہ کر لیتے ہیں۔ اور ان کے اصل مفہوم کو جو اصل تحریروں میں ان کا ہوتا ہے نظر انداز کرکے اپنے حسب پسند معنی کا لباس پہنا دیتے ہیں۔ اور اس کج نہاد خشت اول پر اپنی طعن وتمسخر استہزا کی ایسی عمارت تیار کر لیتے ہیں۔ کہ جو بھی اسکو پڑھے ایک دفعہ تو اسکے دل میں مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے خلاف جذبۂ نفرت ضرور پیدا ہو جائے۔

اب قطع نظر اس سے کہ امت محمدیہ میں بہت سے علمائے ربانی ایسے ہوئے ہیں۔ جو اعتقاد رکھتے تھے کہ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ایسا نبی آسکتا ہے۔ جو آپ کی ہی شریعت کو فروغ دے۔ اور کوئی نئی شریعت نہ لائے۔ اور قرآن کریم کے احکام کو منسوخ قرار نہ دے۔ دیکھنا یہ ہے کہ بعد میں آنے والا نبی محض اپنی بعثت کی وجہ سے پہلے نبی کی ہتک کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں کیا حضرت داؤد علیہ السلام کی بعثت حضرت موسےٰ علیہ السلام کی ہتک کا باعث تھی۔ یا حضرت سلیمان علیہ السلام کا نبی ہونا حضرت داؤد علیہ السلام کی ہتک تھا۔ یا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا آنا پہلے بنی اسرائیلی انبیاء علیہم السلام کے لئے باعث تحقیر تھا۔ پھر کیا سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ورود مبارک پہلے تمام انبیاء علیہم السلام کے لئے وجہ ہتک ہے۔ حالانکہ آپ نے تمام پہلی شریعتوں پر قلم پھیر دیا۔ اور قرآن کریم سے ہمیشہ کے لئے ان کو منسوخ قرار دے دیا۔ باوجودیکہ آپ کی ذات میں تمام نبوتوں کے کمالات ختم کر دیئے گئے ہیں۔ اور باوجودیکہ آپ کی آوردہ شریعت نے پہلی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ کون ہے جو کہہ سکتا ہے کہ آپ کی بعثت مبارکہ حضرت ابراہیمؑ حضرت موسےٰ۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نعوذ باللہ ہتک ہے۔ بلکہ ہم تو آپ کو نہ صرف فخر کائنات بلکہ فخر انبیاء بھی سمجھتے ہیں۔ نہ صرف فخر انبیاء بلکہ پہلے انبیاء کی عزت افزائی کرنے والا مانتے ہیں۔ کیونکہ آپ نے اپنی زبردست شہادت سے گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی ذات پر سے وہ الزام دور کر دیئے۔ جو خود ان کے ماننے والوں نے ان پر لگا رکھے تھے۔ آپ نے تمام گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی معصومیت کو ثابت کیا۔ اور اس پر اپنی مہر تصدیق ثبت کی۔ آپ ہی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت لوط علیہ السلام اور سب سے بڑھ کر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو ان الزامات سے بری ثابت فرمایا۔ جو ان پر موجودہ تورات۔ موجودہ اناجیل اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی صورت میں یہود نے لگائے ہوئے تھے۔

کیا یہ ان انبیاء علیہ السلام کی ہتک ہے۔ یا ان کی عزت افزائی؟ تو پھر سوال یہ ہے کہ جب ایک ایسا نبی جو پہلے تمام انبیاء علیہم السلام کی شریعتوں کو اپنی آوردہ شریعت سے منسوخ کر دیتا ہے اپنی بعثت سے گزشتہ انبیاء علیہم السلام کے لئے باعث ہتک نہیں بلکہ باعث عزت افزائی ہے۔ تو پھر ایک ایسا نبی جس کا دعوےٰ ہی یہ ہے کہ

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

کس طرح خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہتک کا مرتکب ہوتا ہے۔ کیا ایک ریت کا ذرہ یا ایک شبنم کا قطرہ جو مہر عالمتاب کی شعاعوں سے چمک اٹھتا ہے۔ اپنی چمک کے باعث مہر عالمتاب کی ہتک کرتا ہے۔ یا مہر عالمتاب کی ذرہ نوازی کا اعلان کرتا ہے۔ اور اسکے فیضان کی قصیدہ گوئی اور مدح سرائی کرتا ہے۔ پھر کیا یہ حیرت نہیں ہے کہ مخالفین ایک ایسے وجود پر جو اپنی تمام قوتوں کو اپنی تمام برکتوں کو محض خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طفیل سمجھتا ہے۔ اس کے خلاف تحقیر رسالت کا الزام لگائیں۔ اور محض اشتعال انگیزی کے لئے نعرے فضا میں اچھالیں۔

کہا جاتا ہے کہ چونکہ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات میں تمام نبوتیں اور افضال ختم ہو گئی ہیں اب کسی نبی کی ضرورت نہیں رہی۔ اور اس لئے آپ کے بعد جو نبوت کا دعوےٰ کرتا ہے۔ وہ رسالت کی ہتک کرتا ہے۔ ان کے خیال میں اسکے یہ معنے ہیں کہ نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت میں کوئی کمی تھی۔ جس کو پورا کرنے کے لئے نئے نبی کی ضرورت پڑی۔ لطف یہ ہے کہ یہ کہنے والے یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ بنی اسرائیل کے لئے جتنی شریعت آنی تھی۔ وہ تورات کی صورت میں نازل ہو گئی تھی۔ اور خود قرآن کریم میں موجود ہے۔ کہ باقی تمام اسرائیلی انبیاء علیہ السلام تورات ہی سے فیصلے دیتے تھے۔ اور اسی کے احکام کے مطابق حکم لگاتے تھے۔ کیا یہ انبیاء علیہم السلام جو تورات ہی سے حکم لگاتے تھے۔ اور اپنی کوئی شریعت نہیں لاتے تھے وہ اپنے وجود سے حضرت موسےٰ علیہ السلام کی ہتک کرتے تھے۔ کیا ان کی بعثت اس لئے ہوتی تھی کہ نعوذ باللہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی نبوت میں کوئی کمی تھی۔ کیا حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسےٰ علیہ السلام کی نبوت میں کمی پورا کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اور کیا آپ کی بعثت اول الذکر کے لئے باعث ہتک تھی۔

بعض لوگ یہاں یہ کہہ دیتے ہیں کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے خود اپنی مدد کے لئے حضرت ہارون علیہ السلام کے لئے نبوت مانگی تھی۔ سوال یہ ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کس بات میں حضرت ہارون علیہ السلام کی مدد چاہتے تھے۔ کیا اپنی نبوت کی تکمیل کے لئے کہ اگر حضرت ہارون علیہ السلام کو نبوت نہ ملتی۔ تو حضرت موسےٰ علیہ السلام کی نبوت نامکمل رہ جاتی۔ ظاہر ہے کہ ایسی کوئی بات نہ تھی۔ قرآن کریم سے آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو پہلے اپنی قوت بیان پر یقین نہ تھا۔ اور آپ سمجھتے تھے کہ حضرت ہارون علیہ السلام آپ کی ترجمانی بہتر کر سکیں گے ورنہ شریعت موسوی تمام کی تمام حضرت موسےٰ علیہ السلام پر ہی نازل ہوئی تھی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صاحب شریعت نبی کی اس میں کوئی ہتک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسکی آوردہ شریعت کی اشاعت کے لئے کوئی نبی مبعوث کرے۔ بلکہ اس سے پہلے نبی کی شان ظاہر ہوتی ہے اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ صاحب شریعت نبی اس وجہ سے گویا اسی طرح کا ایک مرکز ہدایت ہے۔ جس طرح نظام شمسی میں سورج مرکز نور ہے۔ جس کے گرد سیارے گھومتے ہیں۔

پھر قرآن کریم میں جو ایمان کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ اسکے ملائکہ کتابوں اور اسکے تمام رسولوں پر ایمان لانے کے لئے تاکید فرمائی گئی ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ احمدی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعوذ باللہ اس لئے ہتک کرتے ہیں۔ کہ وہ مانتے ہیں کہ گویا آپ کے سوا دوسرے نبی پر ایمان لانا ضروری ہے۔ وہ ذرا غور فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نہ صرف دوسرے انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا ہی ضروری ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے ملائکہ اور تمام گزشتہ کتب پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ ورنہ ایک مومن کا ایمان صحیح ایمان ہی نہیں کہلا سکتا۔ اگر آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ کسی اور نبی پر ایمان لانا نعوذ باللہ آپ کی ہتک کا باعث ہوتا۔ تو پھر ایمان کی صفات میں دوسرے رسولوں پر ایمان لانا ضروری نہ قرار دیا جاتا۔

پھر حیرت پر حیرت یہ ہے کہ یہی لوگ جو احمدیت کے خلاف اس وجہ سے نفرت پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ خود ہی یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں آسمان سے نازل ہو کر امت محمدیہ کی اعانت فرمائیں گے۔ اور دین اسلام کو سب ادیان پر غالب کریں گے۔ حالانکہ وہ یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نبی ہیں اور مستقل نبی جن کی نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طفیل نہیں بلکہ براہ راست ان کو حاصل ہوئی۔ سوال ہے کہ کیا اس بات سے ختم رسالت کی ہتک نہیں ہوتی۔ کہ ایک ایسا نبی آکر ملت اسلامیہ کی مدد کرے۔ جس کی نبوت حضرت خاتم النبیینؐ کی طفیل اور اس کی پیروی میں نہیں ہے؟

اب ان مخالفین میں سے بعض یہاں کہہ اٹھیں گے کہ ہم کسی کی آمد کے قائل نہیں ہیں۔ سوال یہ نہیں کہ فلاں یا فلاں اس کا قائل ہے یا نہیں بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ مسلمانوں کا ایک بہت بڑا فریق اس کا قائل ہے یا نہیں۔ اس بڑے فریق کی طاقت اقبال مرحوم کو بھی ماننی پڑی تھی۔ جب انہوں نے احمدیت کی مخالفت میں مسیح کی آمد کے خیال کو غیر اسلامی ٹھہرایا تھا۔ اور علماء کے مجبور کرنے پر ان کو تحریراً اقرار کرنا پڑا تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے ضرور نازل ہوں گے۔

یہاں یہ سوال نہیں کہ ان لوگوں کا یہ اعتقاد کیوں ہے۔ اور اس کی کیا برائیاں ہیں۔ سوال تو یہ ہے کہ احمدیوں کے اس اعتقاد پر کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی میں آپ کا ہی جھنڈا بلند کرنے کے لئے مامور من اللہ آسکتا ہے۔ اور مسیح موعود علیہ السلام ایسے مامور من اللہ ہیں تحقیر رسالت کا نعرہ لگا کر احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی کرنا کس طرح جائز ہے؟ خاصکر ایسے وقت میں جبکہ ہر فرقہ کے مسلمان کو کندھے سے کندھا جوڑ کر اور دیوار مرصوص بن کر ان عناصر کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ جو تمام مسلمان کہلانے والوں کے لئے کھلا چیلنج ہیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرچشمۂ حیات

از صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

آج عیسائی قریباً تمام دنیا پہ قابض ہیں اور جو حصے ان کے قبضے میں نہیں ہیں عملی طور پہ وہ بھی انہیں کے قبضہ میں سمجھے جانے چاہئیں۔ کیونکہ وہ بھی آج انہیں انگلیوں کے اشاروں پہ رقص کر رہے ہیں۔ اگر ہم اس ترقی پہ نظر دوڑائیں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ ان کی یہ ترقی محض اس وقت ہوئی ہے جب انہوں نے عیسائی مذہب کو ایک لعنت کا طوق سمجھتے ہوئے اسے اپنی گردنوں سے اتار پھینکا۔ جب ان میں بیداری پیدا ہوئی۔ ایسی بیداری کہ انہوں نے اپنے مذہب کے ہر ہر اصول کو کڑی نکتہ چین نگاہوں سے دیکھا اور ایک ایک کو بیکار سمجھتے ہوئے اس سے کنارہ کش ہو گئے۔ پھر انہوں نے اپنے لئے زندگی کے نئے قوانین بنائے جن میں ایک گال پہ تھپڑ کا جواب دوسرا گال نہیں تھا بلکہ تھپڑ کا جواب اینٹ تھا۔ انہوں نے ایک نئی تہذیب کو جنم دیا جو کسی غیر عورت کو بری نظر سے دیکھنا ناپسند نہ کرتی تھی بلکہ غیر عورتوں سے اختلاط نہ بڑھانے والوں کو دقیانوسی اور بے وقوف کا نام دیتی تھی۔ یوں انہوں نے عیسائی مذہب کے اصولوں کو چھوڑ کر ایک نیا لائحہ عمل تجویز کیا اور وہ اس میں کامیاب بھی ہو گئے۔ ان کی تدبیر نے ان کے مقدر کا ستارہ چمکا دیا۔

ہندو ہزاروں سال سے پستی میں گری ہوئی قوم تھے ان کا مذہب انہیں سمندر پار جانے سے روکتا تھا اور یہ ایک بہت بڑا گناہ تصور کیا جاتا تھا۔ ان کا دین ان کو تبلیغ کی اجازت نہ دیتا تھا۔ ان کا اصول تھا کہ کسی جاندار کو خواہ وہ چیونٹی ہی کیوں نہ ہو ہلاک نہ کیا جائے۔ اور یوں وہ تاریکی میں صدیوں سے محکوم زندگی بسر کر رہے تھے آخر ان کو ان کی عقل نے ایک نئی راہ دکھائی۔ وہ اپنے مذہب سے پھر گئے۔ انہوں نے سمندروں کو عبور کیا اور نئے نئے علوم سیکھے۔ انہوں نے اپنے ملک میں پیدائش کے علاوہ تبلیغ سے بھی اپنی تعداد بڑھانی شروع کی۔ جانور کا قتل اب ان کے لئے کوئی اہمیت نہ رکھتا تھا۔ وہ اب انسانوں کے قتل سے بھی دریغ نہ کرتے تھے اور واقعی ان کی عقل نے انہیں ایک ایسی راہ دکھائی جس پہ چل کر وہ صدیوں کی محکوم قوم آج ایک بڑے ملک کی حاکم ہے۔

ان دو مثالوں سے کیا یہ نہیں ثابت ہوتا کہ ان کے مذہب محض مردہ تھے اور اپنے پیرؤوں کے لئے ترقی کی بجائے تنزل کا باعث۔ ان کا تعلق کسی ایسی زندہ ہستی سے نہ تھا جو ان کی گمراہی پہ انہیں تنبیہ کرتی بلکہ ان کی گمراہی ان کے لئے عظیم الشان فتوحات لے کر آئی اور وہ ترقی کی طرف محو پرواز ہو گئے۔

لیکن آج تیرہ سو سال پیچھے نظر دوڑ ائیے۔ جب خدا نے دنیا کو اسلام کی دولت بخشی۔ بہتوں نے اسے ایک نعمت سمجھ کر قبول کیا اور سختی سے اس پہ کاربند ہو گئے۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ وہ مذہب کے دیوانے بجلی کی سی سرعت سے دنیا کے گوشے گوشے پہ مسلط ہو گئے۔ وہ مذہب انہیں نہ جانے کیا سیاست سکھا گیا اور خدا جانے کونسی طاقت بخش گیا کہ دنیا کا کوئی بر اعظم ان کے اقتدار سے بچ نہ سکا۔ یورپ بھی انہیں کے رحم پہ تھا اور ایشیا اور افریقہ کے بھی وہی حکمران تھے۔

انہوں نے ایک طرف ویانا کے دروازے کھٹکھٹائے اور دوسری طرف ہندوستان کی طاقت کو توڑ دیا کتنی بڑی دلیل ہے یہ ان کے مذہب کی زندگی کی جس نے ہر اس شخص میں جان ڈال دی جس نے اسلام کے سرچشمہ سے پانی لیا۔ مگر یہ دلیل یہیں پہ ختم نہیں ہو جاتی یہ تو فقط اس کا صرف ایک روشن پہلو ہے اس کا ایک تاریک پہلو بھی ہے۔ جس کے تصور سے ہی ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ تاریخ کا وہ دور ہے جب مسلمانوں نے یہ سمجھ کر کہ اب اسلام کا سرچشمہ پرانا ہو چکا۔ اس سے منہ پھیر کر اپنے لئے نئے کنوئیں کھودنے کی کوشش کی۔ اور ہمیشہ کے لئے انہیں اندھے کنوؤں میں گر گئے۔ وہ اسلام کے ہاتھ سے ہی عظمت حاصل کر کے اسی کے اصولوں کو اپنے لئے ننگ سمجھنے لگے۔ یہ وہ دور تھا جب بغداد علم و تہذیب کا گہوارہ بنا ہوا تھا جب وہاں علم و حکمت کے دریا بہتے تھے جس شہر کی تباہی کا مطلب دنیا کا بیسیوں سال پیچھے لوٹ جانا تھا۔ وہاں بیس لاکھ مسلمان آباد تھے۔ مگر ان میں سے حقیقتاً چند ایک ہی مسلمان ہوں گے اور باقی اسلام کے اصولوں سے منہ پھیر چکے تھے۔ وہ اپنی ترقی کا باعث اپنی تدبیر سمجھنے لگے۔ وہ مسلمان ہوتے ہوئے بھی اسلام سے الگ زندگی گذارنے کا ارادہ کر چکے تھے۔

شراب اور بدکاری دھوکہ اور بے ایمانی اب ان کے نئے مشعلِ راہ بن چکے تھے۔ مگر وہ یہ بھول گئے کہ اسلام کے بعد اب وہ زندہ نہ رہ سکیں گے۔ غیور خدا یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ مسلمان کہلاتے ہوئے بھی کوئی اسلام سے منہ پھیر کر زندہ رہ سکے۔ خدا کا غضب چنگیز بن کر ان پہ نازل ہوا۔ ان کی تدبیر ان کی زندگی کا سامان پیدا نہ کر سکی اور وہ تقدیر کی چکی میں پیس ڈالے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت نام نہاد خلیفہ نے ایک بزرگ سے دعا کی درخواست کی تو اس نے جواب دیا۔ میں کیسے دعا کروں کہ جب دعا کے لئے میرے ہاتھ اٹھتے ہیں۔ مجھے خدا کی آواز سنائی دیتی ہے یا اَیُّھَا الْکُفَّارُ اُقْتُلُوا الْفُجَّارَ کہ اے کافرو! فاجروں کو ہلاک کر دو۔

اور واقعی یہی ہوا۔ خدا کی تقدیر اٹل تھی۔ منگول تلواروں نے مشیت کی آواز سن لی اور آناً فاناً لاشوں کے انبار لگا دئیے۔ وہ شہر جہاں بیس لاکھ نفوس بستے تھے۔ اب وہاں سولہ لاکھ لاشیں تھیں۔ باقی چار لاکھ کا کچھ پتہ نہ چلا۔ وہ نہ جانے کن گوشوں میں جا چھپے یا کب دریا کی نظر ہو گئے۔ لیکن اسی پہ یہ طوفان ٹھنڈا نہ پڑا۔ ویران شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی۔ کتب خانوں کو آگ لگا دی گئی۔ عالی شان عمارتوں کو زمین بوس ہونا پڑا اور پھر ...... دریا کا بند توڑ کر وہاں سے زندگی کی آخری رمق تک مٹا دی گئی۔ اور یوں دنیا ترقی کی منزلیں طے کرتی کرتی پھر تنزل کی طرف لوٹ گئی۔ مالک کو یہ تو منظور تھا کہ یہ علم و ادب کا گہوارہ ہمیشہ کے لئے فنا ہو جائے۔ مگر اس نے یہ نہ پسند کیا کہ اسلام کے نام لیوا اسے چھوڑ کر بھی زندہ رہ سکیں کہ ترقی کے تمام تر راز اسی میں پوشیدہ تھے۔ اہل بغداد روحانی طور پہ بھی مر گئے۔ اور جسمانی طور پہ بھی ہلاک کر دئیے گئے۔ بلکہ اس سے بھی عجیب تر واقعہ یہ ہے کہ خدائے حکیم نے انہیں کفار کو نواز۔ چنگیز کا پوتا تیمور مشرف با سلام ہو گیا اور کون جانتا تھا کہ اسی خاندان میں سے اسلام کا ایک ایسا حامی پیدا ہونے والا ہے جس کی زمانہ مدت سے انتظار کر رہا تھا۔ اور وہ ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے۔ یوں خدا نے نہ صرف انہیں یہ سبق دیا کہ مسلمانوں کی زندگی محض مذہب اسلام سے وابستہ ہے بلکہ یہ بھی بتا دیا کہ وہ ایک ترقی یافتہ قوم کی ظاہری ترقی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے دین کی ترقی ایک بظاہر جاہل قوم سے بھی منسوب کر دیا کرتا ہے خواہ اس کے لئے سینکڑوں سال انتظار کرنی پڑے۔

یہ تو ایک مثال ہے اس کے علاوہ بھی مسلمانوں نے جب کبھی اسلام سے الگ ہو کر جینا چاہا وہ ہمیشہ کی نیند سو گئے۔

اندلس کی زمین کا المناک سانحہ یاد کرو جب مسلمانوں کی آٹھ سو سالہ ترقی ایک قلیل مدت میں خاک میں ملا دی گئی۔ اقبال تو کہتا ہے کہ

رحمتیں ہیں تیری اغیار کے کاشانوں پر
برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر

مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے بھی صرف ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے کہ جب تک مسلمان مذہب اسلام کے آب حیات سے اپنی پیاس نہ بجھاتے رہیں۔ وہ اپنی ترقیات کے باوجود جی نہیں سکتے۔ اندلس خطۂ ارض پہ علوم و فنون کا واحد مرکز تھا جہاں دنیا بھر سے طلبا تحصیل علم کے لئے آتے تھے۔ جہاں دنیا کا بہترین دماغ تیار ہوتا تھا جو انجینئرنگ کے اعلیٰ نمونوں میں اپنی نظیر آپ تھا۔ جہاں سائنس اپنے عروج پہ تھی اندلسی ان مسلمانوں کے قبضے میں تھا جو ان مجاہدوں کی اولاد میں تھے جنہوں نے اس اجنبی ساحل پہ قدم رکھتے ہی اپنی کشتیاں جلا دی تھیں۔ جو اپنے لئے فتح یا موت کے علاوہ اور کوئی دوسری راہ سوچ ہی نہ سکتے تھے۔ جن کے سینے ایمان سے منور تھے۔ مگر اب یہی مسلمان صرف نام کے مسلمان رہ گئے تھے۔ وہ اپنے مذہب سے دور جا پڑے تھے۔ اسلامی اخوت ان میں نام کو بھی نہیں تھی۔ شراب و کباب ناچ گانا ان کا مذہب ثانیہ بن چکا تھا۔ یعنی وہی ہونا جو بغداد کی قسمت میں لکھا ہوا تھا اسپین صرف ایک موسیٰ پیدا کر کے سو گیا۔ اور موسیٰ کی شہادت پہ کاتب تقدیر نے مسلمانانِ سپین کے لئے ذلت اور رسوائی کی موت لکھ دی۔ ایک بار پھر تاریخ دوہرائی گئی اور کفار نے فرڈیننڈ اتنے شدید مظالم ڈھائے کہ قلم لکھنے سے قاصر ہے۔ مسلمانوں کی آٹھ سو سالہ پہ رونے تک میں ایک مسلمان کہلانے والی روح بھی نہ چھوڑی۔ لاکھوں موت کے گھاٹ اتار دئیے گئے کتنے ہی تھے جو ہجرت کر گئے۔ اور بہتوں کو نوکِ تلوار سے عیسائی بننے پہ مجبور کر دیا۔ الحمرا کی پہاڑی پہ چاند کی بجائے صلیب کا جھنڈا لہرانے لگا۔ اس طرح گو ایک دفعہ پھر زمانے کی ترقی بہت پیچھے جا پڑی۔ لیکن دنیا پہ ثابت ہو گیا کہ مسلمان کی زندگی صرف ایک زندہ مذہب سے وابستہ ہے جس سے علیحدہ ہو کر ان کی ہر ترقی تنزل میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

پھر ہندوستان میں مسلمانوں کے اقتدار کے آخری لمحات کو یاد کرو۔ جب مسلمان علم و عرفان کی مجالس کی بجائے راگ و رنگ کی محفلیں جمانے لگے تو کوئی ٹیپو ان کو ان کی مقدر موت سے بچا نہ سکا۔ وہ یہ کہتا ہوا تنہا میدان جنگ میں کود پڑا کہ شیر کی آدھے گھنٹے کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے۔ یوں اس نے اپنی زندگی کا ثبوت تو دے دیا لیکن قوم کی موت کو حیات میں تبدیل نہ کر سکا صرف اس لئے کہ وہ اسلام کے سرچشمۂ حیات سے پیاس بجھانا ترک کر چکی تھی۔

ہر دور میں مسلمانوں کی بربادی محض حادثات نہیں بلکہ ایک ہی زنجیر کی مختلف کڑیاں ہیں جس کی جھنکار ہمیں سناتی ہے کہ بھٹکے ہوئے مسلمان کی موت ہی اسلام کی حیات کی دلیل ہے۔

کیوں عیسائی عیسائیت سے منہ پھیر کر زندہ ہو گئے؟ کیوں ہندو عرم کو چھوڑ کر ہندوؤں میں جان پڑ گئی؟ حالانکہ جب بھی مسلمانوں نے اسلام سے منہ موڑا وہ تباہی کے تاریک گڑھوں میں دھکیل دئیے۔ صرف اس لئے کہ عیسائیت اور ہندوئیت مردہ گلے ہوئے جسم تھے جن کا گاڑ دیا جانا ضروری تھا۔ اور اسلام ایک ایسی زندہ روح ہے جس کے نکل جانے سے جسم مردہ ہو جاتا ہے۔ آج بھی وہی افسانے دہرائے جا رہے ہیں .... فلسطین میں مسلمانوں کی تباہی کیا اسی سلسلے کی ایک کڑی نہیں؟ دنیا بھر میں مسلمانوں کی تباہی ہم سے تقاضا کر رہی ہے کہ دوڑو اور حقیقی اسلام کی گود میں پناہ لو تاکہ زندگی سے حصہ پاؤ ورنہ تاریخ کے خونیں ڈراموں کو پھر دیکھنے پہ تیار رہو ؟

197
Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان میں اُردو صحافت کا مستقبل

لاہور یکم مارچ:۔ آج مولانا عبد المجید سالک ایڈیٹر انقلاب نے پنجاب یونیورسٹی جرنلسٹ ایسوسی ایشن کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"اگر پاکستان کا آئین جلد تیار ہو جائے ہر بالغ شہری کو حق رائے دہندگی مل جائے۔ حکومت جبری تعلیم کا نفاذ کردے۔ اور ملک کے سرمایہ دار صحافت کی پشت پناہی کریں۔ تو وہ دن دور نہیں کہ پاکستان کے اردو اخبار دنیا کے ترقی یافتہ اخباروں کا مقابلہ کرسکیں گے۔ نوجوان صحافیوں سے یہ اُمید ہے کہ وہ پاکستان میں اردو صحافت کا مستقبل شاندار بنائیں گے۔"

ڈیرہ غازیخاں کے قبائلی علاقے بلوچستان یا صوبہ سرحد میں شامل کرلنے کا فیصلہ

کراچی یکم مارچ:۔ کل کراچی میں معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نظام حکومت میں بہتر سہولت کی غرض سے چاہتی ہے کہ ڈیرہ غازیخان دمغربی پنجاب کے قبائلی علاقہ کو بلوچستان یا شمال مغربی صوبہ سرحد سے ملا دیا جائے۔

آج ڈیرہ غازیخاں کے سرداروں کا ایک جلسہ ہو رہا ہے۔ جس میں فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ اس علاقہ کو کس صوبہ سے ملحق کیا جائے۔ پتہ چلا ہے۔ کہ گورنر مغربی پنجاب سر فرانسس موڈی اس جلسہ کی صدارت کر رہے ہیں۔

کراچی کے دس سربرآوردہ بلوچ سرداروں نے ڈیرہ غازیخان کے سرداروں کو تار بھیجے ہیں۔ کہ وہ مغربی پنجاب میں رہنے یا صوبہ سرحد سے ملنے کے بجائے بلوچستان میں شامل ہو جائیں:۔

سیام میں مصالحتی کمیشن

بنکاک یکم مارچ۔ حکومت سیام نے اعلان کیا ہے۔ کہ اب بنکاک میں بالکل امن ہے اور بری اور بحری فوجوں میں جس غلط فہمی کے باعث جنگ ہوگئی تھی اس کے ازالہ کیلئے ایک مصالحتی کمیشن قائم کردیا گیا ہے۔

اعلیٰ معیار کے دواخانوں کیلئے خالص زعفران
یونیورسل ٹریڈنگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی جودھامل بلڈنگ لاہور

نوٹس

نارتھ ویسٹرن ریلوے

مورخہ ۳ مارچ ۱۹۴۹ء سے لاہور۔قصور۔گنڈا سنگھ والا اہم سیکشن کے درمیان جو ریل کاریں جن کا نمبر سی ڈاؤن۔جی ڈاؤن۔ڈی اپ اور ایچ اپ ہے منسوخ کردی گئی ہیں۔ اور صرف دو ڈاؤن اور اپ ریل کاریں مثلاً۔ ای ڈاؤن، I ڈاؤن، الیف اپ، جے اپ اس سیکشن کے درمیان چلیں گی۔

اور اسی تاریخ سے ۱۴۵ اپ MIXED جو لاہور اور قصور سیکشن کے درمیان چلتی ہے۔ اس کا وقت بھی تبدیل کردیا گیا ہے۔

ریل کاروں اور اپ MIXED گاڑی کے اوقات صرف اہم سٹیشنوں کے درج کردیئے گئے ہیں۔ دیگر تمام سٹیشنوں کے اوقات کے بارے میں سٹیشن ماسٹر متعلقہ سے تصدیق کریں۔

اور اسی تاریخ سے، آر ڈاؤن، اور ایس اپ، ریل کاریں جو لاہور۔جلو سٹیشن کے درمیان چلتی ہیں منسوخ کردی گئی ہیں۔ اور T ڈاؤن ریل کا وقت بھی تبدیل کردیا گیا ہے۔ جدول مندرجہ ذیل ہے

سٹیشن	اوپر سے نیچے کی طرف پڑھیں				نیچے سے اوپر کی طرف پڑھیں					
	E ڈاؤن ریل کار		I ڈاؤن ریل کار		(F) اپ ریل کار		(T) اپ ریل کار		۱۴۵ اپ MIXED	
	آمد	روانگی	آمد	روانگی	آمد	روانگی	آمد	روانگی	آمد	روانگی
لاہور	.....	۱۱—۱۰	....	۱۷—۲۰	۱۵—۰۰	....	۲۰—۵۰	.....	۱۳—۴۵	....
رائے ونڈ	۱۲—۵	۱۲—۱۰	۱۸—۱۰	۱۸—۱۳	۱۴—۵	۱۴—۱۰	۲۰—۰۴	۲۰—۰۷	۱۲—۰۰	۱۲—۳۰
قصور	۱۲—۴۰	۱۲—۵۰	۱۸—۵۰	۱۸—۵۳	۱۳—۳۰	۱۳—۳۵	۱۹—۲۳	۱۹—۲۵	....	۱۰—۵۵
گنڈا سنگھ والا	۱۳—۵	.....	....	۱۸—۱۵	....	۱۳—۱۵	....	۱۹—۱۰	....	.....

سٹیشن	(T) ڈاؤن ریل کار	
	آمد	روانگی
لاہور	—	۱۵—۵
مغلپورہ	۱۵—۲۱	۱۵—۲۳
ہربنس پورہ	۱۵—۲۹	۱۵—۳۱
جلو	۱۵—۳۷	—

جی۔ٹی بس سروس
سیالکوٹ کیلئے جی ٹی بس سروس کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں بس وقت مقررہ پر سرائے سلطان سے چلتی ہیں کرایہ واجبی شیڈول ریٹ کے مطابق لیا جاتا ہے بس ہر روز شام کے چار بجے چلا کرتی ہے
سردار خان منیجر سرائے سلطان لاہور

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان
کارڈ آنے پر مفت
عبداللہ الہ دین
سکندر آباد۔دکن

اقراص خاص:۔ مادہ تولید کو ضائع ہونے سے بچاتی ہیں۔ خوراک ایکماہ آٹھ روپے:۔ فہرست منگوائیں:۔ دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سعودی عرب نے یہودیوں سے مذاکرات کرنے سے انکار کر دیا

قاہرہ یکم مارچ۔ سعودی عرب کے دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ سعودی عرب نے یہودیوں کے ساتھ گفت و شنید کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ نوٹ میں کہا گیا ہے کہ اس صورت میں جبکہ جولائی کی صلح زیر عمل ہے سعودی عرب دوبارہ ایک نئی صلح کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتا۔ سرکاری نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ صرف عرب لیگ کے فیصلے کی حمایت کی جائے گی۔ (ا سٹار)

محمد عمر فاروقی مشاورتی کمیٹی کے رکن نامزد کر دیئے گئے

لاہور یکم مارچ۔ کراچی کے منتظم نے روزنامہ انجام کراچی کے ایڈیٹر مسٹر محمد عمر فاروقی کو اس مشاورتی کمیٹی کا رکن مقرر کیا ہے جو کراچی کے میونسپل کمشنر کو مشورہ دینے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔

مارشل چیانگ کائی شک چین کو خیرباد کہنے کیلئے تیار ہو گئے

امن وفد کی کمیونسٹ لیڈروں سے ملاقات

نانکنگ یکم مارچ۔ یہاں یہ سمجھا جاتا ہے کہ سابق صدر مارشل چیانگ کائی شک نے کومنٹانگ کے انتہا پسندوں کی درخواست پر فارموسا سے رخصت ہو جانے اور غیر ممالک میں چلے جانا کا فیصلہ کر لیا ہے۔ انتہا پسندوں کا خیال ہے کہ صرف اسی صورت میں وہ کمیونسٹوں کو اس بات کا یقین دلا سکتے ہیں کہ قائمقام صدر لی ٹسنگ جین اور ان کی حکومت جلد صلح کی مخلصانہ خواہش رکھتی ہے۔

شنگھائی کے امن کے وفد نے جو کل پیکن سے نانکنگ پہنچا کمیونسٹ رہنما ماؤ تسی تنگ سے ملاقات کی توقع ہے کہ صلح کی گفت و شنید کسی تین مارچ میں شروع ہو گی۔

کومنٹانگ اور کمیونسٹ علاقوں کے درمیان ڈاک اور بحری جہازوں کی آمد و رفت کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ سنٹرل ائر ٹرانسپورٹ کارپوریشن کو امید ہے کہ وہ سات دن کے اندر اندر پیکن، شنگھائی اور نانکنگ کے درمیان فضائی آمد و رفت جاری کر دے گی۔ (ا سٹار)

سیام میں اور زیادہ گڑبڑ کا اندیشہ

چینی عناصر تشویش کا باعث بن رہے ہیں

بنکاک یکم مارچ۔ سیام میں وسیع پیمانے پر گڑبڑ پھیل جانے کا اندیشہ دن بدن بڑھتا جا رہا ہے اور بنکاک میں بالخصوص کمیونسٹ سرگرمیاں بدستور جاری ہیں۔ گذشتہ چند دنوں میں دارالحکومت میں چوبیس کمیونسٹوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ چین میں قوم پرستوں کے زوال سے سیام کے تیس چالیس لاکھ چینی مزدوروں، تاجروں اور دستکاروں میں کمیونسٹ اثر بہت بڑھ گیا ہے۔

بنکاک کے ایک پیغام میں کہا گیا ہے کہ اگر کمیونسٹ خطرہ صرف سیامی باشندوں تک ہی محدود ہوتا تو اسے بآسانی دبایا جا سکتا تھا۔ درحقیقت ملک کی آزادی اور پرامن زندگی کو کوئی خطرہ لاحق ہے تو وہ چینی ففتھ کالموں سے ہی ہے۔ سیام کی افواج غیر منتظم حالت میں ہیں اور اسکے سیاستدان داخلی اور خارجی خطرات کی موجودگی میں بھی آپس کے اختلافات مٹا دینے پر راضی نظر نہیں آتے۔ (ا سٹار)

ہندوستان پر ماسکو کے اخبارات کا حملہ

لندن یکم مارچ۔ ماسکو کے اخبار "لٹریری گزٹ" نے ہندوستان اور نہرو حکومت پر سخت حملہ کیا ہے۔ آج اخبار "آبزرور" نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ "لٹریری گزٹ" کا مقالہ اس بات کی پہلی واضح علامت ہے کہ ماسکو نے ہندوستان کے متعلق اپنی سابقہ غیر جانبداری کو تبدیل کر دیا ہے اور اسکی جگہ معاندانہ روش اختیار کر لی ہے اس نے حکومت پر جنوب مشرقی ایشیائی ملکوں کا ایک بلاک قائم کرنے کی کوشش کا الزام لگایا ہے جو مشرق بعید میں مغربی بلاک کا مد مقابل ہو۔ (اسٹار)

ڈنمارک میثاق اوقیانوس میں شریک ہو جائے گا

اوسلو یکم مارچ۔ اوسلو کے بعض حلقوں کا کہنا ہے کہ ڈنمارک کی سوشلسٹ پارٹی کی مجلس انتظامیہ نے ۹ اور ۴ ووٹوں سے اس بات کی منظوری دے دی ہے کہ ڈنمارک کی حکومت ملک کے دفاع کے لئے جو مناسب قدم سمجھے اٹھائے۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ ڈنمارک ناروے کی پیروی کرتے ہوئے میثاق اوقیانوس میں شریک ہو جائیگا۔ (اسٹار)

امریکہ یورپ کو اسلحہ بھیجے گا

واشنگٹن یکم مارچ۔ واشنگٹن میں پیشگوئی کی گئی ہے کہ میثاق اوقیانوس کے سال اول میں امریکہ یورپ کو ۵۰ کروڑ پونڈ کا اسلحہ بھیجے گا۔ اس کا نصف زائد مال میں سے دیا جائے گا۔ اور اسطرح مسٹر ٹرومین کو فنڈ سے صرف ۲۵ کروڑ پونڈ درکار ہوں گے۔ (ا سٹار)

بین المستعمراتی بحالی کانفرنس

دونوں ملکوں کے باشندوں سے معاف کرنے اور بھول جانے کی اپیل

نئی دہلی ۲۸ فروری۔ پرسوں شام کو یہاں پہلی غیر سرکاری بین المستعمراتی کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ اس موقعہ پر جو تقریریں کی گئیں ان میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان خیر سگالی بڑھانے اور پناہ گزینوں کو اپنے اصلی گھروں میں آباد کرنے کی پر خلوص خواہش کا اظہار کیا گیا۔ کانفرنس کا انعقاد کرتے ہوئے مولانا حبیب الرحمٰن نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ دونوں جانب کے پناہ گزینوں کی اکثریت اپنے گھروں کو لوٹ جانا چاہتی ہے اگر پرمٹ سسٹم اڑا دیا جائے تو دونوں مستعمرات کے درمیان ریل کا سلسلہ جاری ہو جائے اور اگر دونوں حکومتیں پناہ گزینوں کے جان و مال کی ضمانت لیں تو نہیں یقین ہے کہ وہ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ آئیں گے اور خود ہی آباد ہو جائیں گے۔

صدر کانفرنس ڈاکٹر پٹا بھی نے کہا کہ یہ ایک مبارک موقعہ ہے انہوں نے کانفرنس کے منتظمین کو کانفرنس طلب کرنے پر مبارکباد دی۔ ان کے خیال میں نہ ہندوستان اور نہ پاکستان میں ایک بھی پناہ گزین ایسا ہے جو اپنے گھر واپس نہ جانا چاہتا ہو۔ انہیں پاکستانی لیڈروں کے بیانات میں بہتر تبدیلی نظر آتی۔ انہوں نے اس توقع کا اظہار کیا کہ دونوں مستعمرات کے تعلقات اور بہتر ہو جائیں گے۔ اور پناہ گزینوں کے لئے لوٹنا ممکن ہو جائے گا۔ یہ پناہ گزین اپنی مرضی کے خلاف اپنے گھروں کو چھوڑنے پر مجبور ہوئے تھے۔

ڈاکٹر پٹا کے خیال میں یہی بہت بڑی کامیابی ہوگی اگر دونوں جانب کے ایک ہزار پناہ گزین اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے جائیں۔ البتہ اکر نی ہی پڑے گی اور اگر اس سلسلہ میں کچھ قربانی بھی کرنی پڑے تو بھی کوئی حرج نہیں اس کی وجہ سے فائدہ ہی ہوگا۔

اجلاس نے ایک قرارداد پر غور کیا جس میں ایک کمیٹی قائم کرنے کی تجویز درج تھی جو دونوں حکومتوں سے ایسے حالات پیدا کرانے کی کوشش کرے گی تاکہ پناہ گزین اپنے اپنے گھروں کو واپس جا سکیں۔

اس کانفرنس میں چار سو نمائندوں نے شرکت کی۔ اس میں پاکستان کے بھی بارہ نمائندے شامل ہیں۔ ہندوستان کے وزیر اعظم نے ایک پیغام میں اس کام کے لئے مدد کرنے کی آمادگی کا اظہار کیا۔ (ا سٹار)

نہر سوئیز کے متعلق گفت و شنید۔ باہمی سمجھوتہ کا امکان

لنڈن یکم مارچ۔ سوئیز نہر کمپنی کے ایک افسر نے اس سوال کے جواب میں کہ کیا یہ اطلاع صحیح ہے کہ نہر سوئیز کی کمپنی اور مصری حکومت کے درمیان گفت و شنید میں کوئی رخنہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہا کہ صورت حال بہت نازک ہے اور اس موقعہ پر کسی قسم کا بیان نہیں دیا جا سکتا۔ افسر نے بتایا کہ انہیں اس بات کی امید ہے کہ جونہی پیرس سے جواب قاہرہ پہنچے گا معاملہ صاف ہو جائے گا۔

"فنانشل ٹائمز" کے قاہرہ کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ سوائے اس امر کے کہ مصر کی اشیاء کو نہر کے محصول سے مستثنیٰ قرار دیدیا جائے اور باقی تمام امور کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ اگر پیرس سے کوئی قابل قبول حل بھیجا گیا تو عام سمجھوتے پر دستخط ہو جانے کی توقع ہے۔ (اسٹار)

مصری کابینہ کی تبدیلیاں

قاہرہ یکم مارچ۔ اپنے بھائی کی کمیونسٹ سرگرمیوں کے الزام میں گرفتاری کے بعد مصر کے وزیر مواصلات عزیز سیف النصر بے نے اس بنا پر استعفا پیش کر دیا کہ کابینہ میں ان کی موجودگی ان کے بھائی کے معاملے میں انصاف کی راہ میں حائل نہ ہو جائے۔ ان کے عہدہ کا چارج وزیر خارجہ دسوکی نے لے لیا ہے اور ان کی جگہ احمد محمد قصابہ پاشا وزیر خارجہ ہوں گے۔ سابق وزیر تعلیم عبدالرزاق السنہوری پاشا اسٹیٹ کونسل کے صدر بنا دیئے گئے ہیں اور انکی جگہ علی ایوب نے وزارت تعلیم کا کام سنبھال لیا ہے۔ (اسٹار)

نیویارک یکم مارچ۔ میک انسٹر نامی ایک شخص کو ۱۹۱۰ء میں عمر قید کی سزا دی گئی تھی۔ اس وقت سے وہ قانون کا مطالعہ کر رہا تھا۔ کل عدالت نے اس کے اس مطالبہ کو منظور کر لیا کہ وہ ناجائز طور پر عمر قید کی سزا بھگت رہا ہے۔ (اسٹار)

عرب حکومتیں اور بحیرہ روم کا معاہدہ

قاہرہ یکم مارچ۔ جب معاہدہ بحیرہ روم کے بارے میں عرب لیگ کی حکومتوں کے رویہ کے متعلق استفسار کیا گیا تو عرب لیگ کے سیاسی مشیر عبدالمنعم مصطفیٰ نے کہا کہ اصولی طور پر یہ نظریہ خیر مقدم کے قابل ہے اور اسے عرب لیگ کونسل کے سامنے پیش کیا جائے گا انہوں نے مزید کہا کہ ہم ایک ایسے دور میں سے گذر رہے ہیں جس میں قوموں کے بلاک بنائے جا رہے ہیں۔ اگر ہم امن و انصاف کے مقاصد کے لئے اپنی کوششوں کو مشترک کرنا جانتے ہیں۔ تو اقوام متحدہ کے باوجود ان بلاکوں کی تشکیل ممکن بھی ہے اور مفید بھی۔ (اسٹار)

فلوریڈا یکم مارچ۔ ۱۳ سالہ ہیرولڈ اوڈ نے پانچ منٹ میں ۱۵½ نارنگیاں کھا کر اس سال نارنگیاں کھانے کے ایک مقابلے میں نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ (اسٹار)